



سوال

(671) تشہد میں انگلی کو حرکت شروع سے دہن یا درود شریف کے بعد

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تشہد کی حالت میں شروع سے ہی انگلی کو حرکت دینی شروع کر دینی چاہیے یا درود کے بعد جب دعا نیت شروع کریں۔ نیز کیا دو سجدوں کے درمیان بھی حرکت دینی چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ظاہر یہ ہے کہ تشہد میں انگلی کو حرکت شروع سے دی جائے، کیونکہ حدیث کے لفظ **يُحْرَكُهَا** کا تقاضا یہی ہے، کہ اسے شروع تشہد سے آخر تک حرکت دینا ہے۔ مولانا عبد الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نظائر الحدیث يدل على الإشارة من ابتداء المجلس تحفة الاحوذی: ۱۸۵/۲

پھر **يُدْعُوْنَهَا** کا مفہوم بھی یہی ہے۔

سجدوں کے درمیان اشارے والی حدیث کو عبد الرزاق نے **المصنف**، (۶۸/۲)، اور اس سے احمد نے **”مسند“** (۳۱۷/۴) میں، اور طبرانی نے **المعجم الکبیر**، (۳۳/۲۲) میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کے راوی وائل بن حجر رضی اللہ عنہما ہیں۔ اس بارے میں وائل کی دیگر جملہ روایات اس کے خلاف ہیں اور جن لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا وصف بیان کیا ہے ان کی روایات بھی وائل کی اس روایت کے خلاف ہیں۔ ان کے مطلق اور مقید الفاظ کا تعلق تشہد کی پٹھک سے ہے۔

علامہ بحر بن عبد البوزید فرماتے ہیں: **”علمائے سلف میں سے کسی نے دو سجدوں کے درمیان اشارہ کرنے کی تصریح نہیں کی، اور نہ کسی نے اس کے مقتضی کے مطابق کوئی ترجمہ الباب قائم کیا ہے اور مسلمانوں کا متواتر عمل عدم اشارہ اور عدم حرکت ہے۔ یہ ان روایات سے ہے جس پر عدم عمل میں مسلمان متفق ہیں یا تو اس کے ضعف کی وجہ سے یا اس بناء پر کہ اس کا ظاہر ترتیب حکمی کے خلاف ہے۔ امام بیہقی نے **السنن الکبریٰ**، (۱۳۱/۲) میں حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ شیخ الاسلام ابن باز اور علامہ البانی نے کہا ہے، کہ عبد الرزاق کی یہ روایت **”ثوری عن عاصم“** ہے اس میں عبد الرزاق، ثوری سے متفرد ہے۔ محمد بن یوسف فریبانی اس کا مخالف ہے۔ جب کہ وہ ہمہ وقت ثوری کے ساتھ رہا ہے۔ انھوں نے حدیث کے اخیر میں سجدہ مذکورہ کا ذکر نہیں کیا۔ عبد الباقی نے محدث کی متابعت کی ہے۔ حدیث کے اخیر میں یہ زیادتی **”ثم سجد“** عبد الرزاق کے اوہام سے ہے۔**



روایات اس بات پر مستقن ہیں، کہ اشارے کا تعلق پہلے اور دوسرے تشهد کے جلوس سے ہے۔ (تمام المتی: ۲۱۳/۱-۲۱۴، السلسلۃ الصحیحۃ: ۳۰۸، ۳۱۲/۵-حدیث: ۲۲۳۸-۲۲۴۶)
مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! کتاب لاجدید فی احکام الصلوٰۃ: ص: ۳۶، ۳۸-تالیف علامہ بحر بن عبدالمزید۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 573

محدث فتویٰ